# مخبر نور افشاں لودیانہ

آفتاب صداقت

حقیقی نور وہ تھا جو دُنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

نمبر ۳۲ | مطبوعہ ۷۔ اگست ۱۸۹۰ع بروز پنجشنبہ | جلد ۱۸


## دستور العمل نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے۔ عہ
ایضاً بیرونجات سے معہ محصولڈاک۔ عہ
دو وکاپیوں سے زیادہ ایک ہی شخص کے نام پر فی کاپی۔ عہ
ایک شخص کے نام سات کاپی کے دام وصول ہونے پر ایک کاپی مفت دیجائیگی۔ ہر حالت میں قیمت پیشگی لیجائیگی +

## ایڈیٹوریل

یسوع نے (یہودیوں کو) کہا میں تم سے سچ سچ کہتا ہوں کہ پیشتر اُس سے کہ ابرہام ہو " میں ہوں "۔ تب اُنہوں نے پتھر اُٹھائے کہ اُسے ماریں پر یسوع نے اپنے تئیں پوشیدہ کیا اور اُنکے بیچ سے نکلا اور یوں چلا گیا۔ یوحنا ۸۔ ۵۸ و ۵۹۔ آیات۔ اگرچہ خداوند یسوع مسیح نے اپنی نسبت لفظ خدا کبھی استعمال نہیں کیا اور اسکا سبب جیسا کہ فاضل ڈاکٹر فنڈر صاحب مرحوم نے فرمایا غالباً یہہ ہی تھا کہ لوگ اس غلطی میں نہ پڑجائیں کہ گویا وہ جسم کی نسبت اپنے تئیں خدا ٹھہراتا ہے لیکن انجیل میں بکثرت اُسکے ایسے اقوال پائے جاتے ہیں جنسے اسکا الہی ہونا صاف طور پر ظاہر ہوتا ہے اور یہہ ہی تعلیم یہودیوں کو زیادہ تر ٹھوکر کا باعث تھی وے مقدور بھر اُنکے الہی دعوؤں کی تردید پر کمر بستہ تھے اور ایسے کلمات جو اُسکی الوہیت پر دلالت کرتے تھے سُنکر اُسپر کفر کا فتویٰ لگاتے اور قتل کروانے کی فکر میں لگے رہتے تھے۔ اور اگرچہ اُنہوں نے اُسپر کفر کا فتویٰ قایم کرکے اسکو واجب القتل ٹھہرایا۔ مگر مسیح پر یہہ کفر کا فتویٰ عاید نہیں ہو سکتا کیونکہ وہ اپنے دعویٰ میں صادق تھا اور اس صورت میں اُسکے مخالف لوگوں پر بطریق اولیٰ کفر عاید ہوتا ہے کیونکہ مسیح پر جو اپنے الہی دعوے پیش کرنے میں حق بجانب تھا۔ آج کل لاکھوں آدمی اس دُنیا میں موجود ہیں جو اُسکی الوہیت کو رد کرنا موجب ثواب جانتے اور اُن لوگوں کو جو اُسکو الہی شخص جانکر اپنی نجات کا بھروسہ اُسپر رکھتے ہیں کافر و مشرک اور واجب القتل سمجھتے ہیں اور ایسا کرنیکو ایک کار ثواب بلکہ الہی عبادت جانتے ہیں خداوند کا وہ قول جو یوحنا کی انجیل کے سولہویں باب دوسری آیت میں لکھا ہے کیسا صادق ٹھہرتا ہے کہ " وے تمہیں عبادتخانوں سے نکال دینگے۔ بلکہ وہ گھڑی آتی ہے کہ جو کوئی تمہیں قتل کرے گمان کریگا کہ میں خدا کی بندگی بجالاتا ہوں "۔ اگر مسیح اس درجہ الوہیت کا مدعی نہ ہوتا تو اسرائیلی اُسکو نبیوں میں سے ایک تسلیم کر لیتے لیکن ممکن نہ تھا کہ وہ اپنے دعویٰ حق سے بپاس خاطر انسانی دست بردار ہو جاتا۔ اگر مسیحی لوگ آج کل اُسکے مسئلہ الوہیت کو چھوڑ دیں تو اہل اسلام اُنسے اسقدر مخالفت نہ کریں اور بخوشی تمام مسیح کو ایک اولوالعزم انبیاء میں سے تسلیم کریں اور کرتے بھی ہیں لیکن اس صورت میں تمام کتب مُقدسہ مہمل و بے معنی اور مسیحیت ایک مُردہ لاش کی مانند ہو جائیگی اور اپنی نجات بخش قدرت کو بالکل کھو دیگی اور ایسا ہونا ابد تک محال اور غیر ممکن ہے +

---

ڈاکٹر لیٹنر صاحب کا لکچر جو اُنہوں نے اصول و مسایل اسلام پر دیا تھا اور انجمن حمایت اسلام امرتسر کیواسطے اختر ہند پریس حال بازار امرتسر میں چھاپا گیا

اُسکے دیباچہ میں مولوی شیخ عبدالعزیز صاحب سکرٹری انجمن حمایت اسلام امرتسر یوں تحریر فرماتے ہیں کہ "آخر اقوام غیر کے فاضل بھی بول اُٹھے کہ اسلام ہی نے طوفان بے تمیزی اور سُست اعتقادی کو دُنیا سے نیست و نابود کرکے اصل اصول خدا کی توحید اور اسلام کی سچی عظمت کے بھاری مسئلہ کو سارے جہان میں پھیلا کر بھٹکی ہوئی قوموں کو سیدھے راستہ پر چلنے کا عمدہ سبق دیا وغیرہ۔ کیا یہ بھی قدس اسلام کا معجزہ نہیں تو اَور کیا ہے؟" واہ صاحب کیا عجیب معجزہ ہے! جب مسیحیوں نے ثبوت نبوت محمد کے لئے محمدیوں سے کوئی معجزہ قرآن سے طلب کیا تو اُنہوں نے باوجود صریح انکار معجزہ کے قرآن سے عجیب عجیب طرح کے معجزے پیش کئے اور جب مسیحیوں نے اُنکی تردید کی تو فصاحت قرآن ہی کو معجزہ قرار دیا۔ لیکن جب اس علمی اور ترقی یافتہ زمانہ میں اس معجزہ سے بھی کام نہ چلتا دیکھا تو اب بعض لامذہب یورپین لوگوں کے اقوال کو جو اُنہوں نے خلاف واقعات بلا تحقیقات صرف محمدیوں کو خوش کرنے اور مسیحیت سے اپنی مخالفت ظاہر کرنیکے لئے بیان کئے معجزہ گردانتے لگے۔ اگر ایسے ہی معجزوں سے دین اسلام کو ثابت کیا جاتا ہے تو "بس ہوچکی نماز مصلّیٰ اُٹھائیے"۔ ضرور نہیں کہ ہم اس لکچر کی نسبت اَور کچھ لکھیں کیونکہ مسٹر واعظ نے نور افشاں مطبوعہ ۱۰ جولائی میں اپنے ایک آرٹیکل میں بعنوان "ڈوبتے کو تنکے کا سہارا" اسکی ایک مُدلّل اور نہایت عمدہ تردید لکھی ہے جو ناظرین کے مطالعہ میں گذری ہوگی +

## مسیحی اُردو شاعری

شاید ہمارے مسیحی ناظرین نور افشاں میں سے کوئی صاحب مولوی یوسف حامد مرحوم سے واقف ہونگے جنہوں نے خداوند کی گواہی اپنی نثر تحریر و تقریر کے ذریعہ آخر تک غیر قوموں کے درمیان رہکر بار بار دی۔ اور جب اپنے دَور کے اخیر ایام میں بمقام حیدرآباد مقیم تھے ہمیں یاد آتا ہے کہ ہماری بعض غزلیات کو پڑھکر ہمیں لکھا کہ "میں آپکے کلام کو نہایت پسند کرتا ہوں اگرچہ کلام آپکے تہ دل سے نکلتے ہیں تو بہت ہی بیش قیمت ہیں"۔ ہمکو اُنکی یہہ بات ہمیشہ یاد رہتی ہے اور جو کچھ ہمنے گلدستۂ سفیر میں لکھا ہے اپنے دلی تجربہ اور اعتقاد کے ساتھ لکھا ہے۔ ایشیائی شعرا کے موافق مبالغہ آمیز اشعار کو مطلق اسمیں دخل نہیں دیا۔ غیر قوم شاعر اکثر ایسا کلام کہتے جسکی حقیقت میں خود اُنکو کلام ہے۔ اور اُنکے تعلّی آمیز کلام کی کچھ سند اُنکے پاس نہیں ہے چنانچہ دبیر لکھنوی نے دربیان رجز خوانی حسینؑ یوں لکھا ہے کہ حسینؑ نے اپنی نسبت مخالفوں کے روبرو یوں کلام کیا۔

موسیٰ کے لئے نہر کو پل کردیا ہم نے
اور بہر خلیل آگ کو گل کردیا ہم نے
ہم وہ ہیں کہ فرعون پہ موسیٰ کو ظفر دی
یونس کی رہائی شکم حوت سے کردی

اب ان اقوال کے لئے دبیر صاحب کے پاس کتب مقدسہ الہامیہ تو درکنار از روئے قرآن کون سی سند تھی؟ لیکن گلدستۂ سفیر کی اگر اس رباعی کے لئے کوئی سند انجیلی ہم سے طلب کیجائے تو ہم فوراً کلام اللہ سے پیش کرسکتے ہیں۔ رباعی

عیسیٰ کی حقیقت سے جو آگاہ ہوا
بطلان کو چھوڑ حق کے ہمراہ ہوا
کیا قادر مطلق کے ہیں اسرار سفیرؔ
بندہ میں عیاں جلوۂ اللہ ہوا

پس مسیحی شاعری اور غیر اقوام کی شاعری میں آسمان و زمین کا فرق ہے +

---

رسالۂ چشمۂ حساب حصہ چہارم مؤلفہ بابو شبدت سنگھ صاحب مُدرس ریاضی چرچ مشن سکول امرتسر جو مطبع راست گفتار امرتسر میں چھپا ہے مؤلف صاحب نے ایک کاپی مطبع ہذا میں برائے ریویو ارسال فرمائی ہے۔ ہم اسپر کوئی طویل ریویو لکھنا ضروری نہیں سمجھتے کیونکہ جبتک شائقین علم حساب خود اسکو تمام و کمال منگوا کے ملاحظہ نہ کریں صرف ریویو یا ریمارک کے ذریعہ اسکی کیفیت سے کماحقہ آگاہ نہیں ہوسکتے علم حساب میں رسالہ مذکور اپنا آپ نظیر ہے اور استفادہ و تسہیل طلبا ہر سہ جماعت مڈل کے لئے بہت ہی کار آمد ہے۔ اسکی قیمت فی جلد ۶ / ۳ پائی بلا محصول ڈاک ہے۔ طالبعلم اسکو منگوا کے ضرور فائدہ حاصل کرینگے +

---

# مُراسلات

---

## بادشاہوں کی منطق

ایک بات کی بابت دوسرے شخص کو قایل کرنے کے ذریعوں کی عجیب کیفیت ہے۔ لوگوں نے اپنے اپنے زمانہ میں منطق کے اس مدعا کو حاصل کرنے کے لئے اپنے اپنے مطلب کے قواعد مقرر کئے اور اُنہیں کے موافق اپنی کلام کے لئے دلیل دیتے رہتے ہیں۔ سپیک ٹیٹر میں منطق کی مختصر اور دلچسپ تواریخ لکھی ہے۔ اسکا خلاصہ ناظرین کو سنایا جاتا ہے اور پھر سچی منطق کا ذکر کیا جائیگا +

قدیم زمانہ کے لوگ ایک آوارہ قسم کی منطق سے جھگڑا کرتے تھے۔ اُس منطق کا کوئی قاعدہ نہ تھا +

سقراط نے دلیل کرنیکا ایک استفہامی طریقہ جاری کیا تھا۔ وہ اپنے مخالف سے سوال پر سوال پوچھکر آخر کو اُنکو اُسی کے مُنہہ سے قایل نہ کرے کہ اُسکی آرا غلط ہیں +

ارسطو نے حملہ کا یہہ طریق بدل دیا اور طرح طرح کے چھوٹے ہتیار ایجاد کئے جو سلوجزم کہلاتے تھے۔ سقراطی طریق بحث میں ہر ایک امر جو مخالف پیش کرے ماننا پڑتا تھا مگر ارسطو والے طریق میں مخالف کی بعض باتوں سے انکار

اور بعض کی مخالفت بھی ہو سکتی تھی۔ سقراط پیچ بازی سے غالب ہوتا تھا اور ارسطو زوریے +

یورپ کی یونیورسٹیوں نے بہتیری صدیوں تک اپنے مباحثوں کو سلوجزم کے ذریعہ جاری رکھا حتیٰ کہ کئی صدیوں کا علم اعتراضوں اور جوابوں میں خرچ ہوا اور زمانہ کی تمام خوش فہمی تفرقات کی بیشماری میں پارہ پارہ تھی +

جب ہماری یونیورسٹیوں نے جانا کہ اس طرح جھگڑنیکی کچھ انتہا نہیں ہے تو اُنہوں نے ایک قسم کی دلیل ایجاد کی جسکے واسطے انگریزی لفظ (Club law) کلب لاہے۔ جب اپنے مخالف کو قایل نہ کر سکتے تو اسکو مار کر نیچے گرا دیتے تھے۔ ان لڑائی والے مباحثوں میں انکا یہہ طریق تھا کہ پہلے اپنے سلوجزم چھوڑتے اور بعد ازاں اپنی اپنی لاٹھیوں کیطرف رجوع کرتے تھے جبتک کہ ایک نہ ایک طرح اپنے مخالف کو حیران نہ کر لیویں۔ ایراسمس کے زمانہ میں یہہ طبیعت بہت بڑھ گئی۔ کیونکہ وہ مصنف کہتا ہے کہ یونانی انشا کی ازسرِ نو تازگی پر یورپ کے اکثر مدرسے یونانیوں اور ٹروجنس میں منقسم ہو گئے۔ وہ جو اپنے تئیں ٹروجن کہتے تھے وہ تھے جو یونانیوں کی زبان کے سخت دشمن تھے۔ یہانتک ۱ اگر کوئی یہہ زبان جاننیوالا انہیں مل جاتا تو اسکے ساتھ دشمن سا سلوک کرنے سے نہ چوکتے تھے۔ خود ایراسمس کی یہہ کم بختی ہوئی کہ ٹروجن فریق کے قابو آگیا اور اُنہوں نے اسکو اسقدر گھونسے اور تھپیڑ لگائے کہ وہ اپنے مرتے دن تک اُنکی لڑایوں کو نہ بھولا تھا +

دلیل کرنیکا ایسا ہی طریق ہے جو ریاستوں اور گروہوں میں استعمال کیا جاتا ہے۔ جب وے ایک ایک لڑنیوالے دونوں طرف کھڑے کرتے ہیں اور ایک دوسرے کو تلوار کی چوٹ سے قایل کرتے ہیں۔ ایک بڑا بادشاہ (لوئیس ۱۴) اپنی تقریر کے ایسے زور کا اسقدر قایل تھا کہ اُسنے اپنی بڑی توپوں پر یہہ لکھا کہ بادشاہوں کی منطق +

سپیک ٹیٹر نے یہہ ذکر نہیں کیا کہ اس سے کئی صدیاں پیشتر یعنی ساتویں صدی عیسوی میں محمد صاحب نے عرب میں یہہ دلیل ایجاد کی تھی۔ جب مخالف کو قایل نہ کر سکتے تو اسکو قتل کرتے یا کرواتے تھے۔ لوئیس بادشاہ نے توپ کو بادشاہوں کی منطق کہا لیکن شاہ عرب نے تلوار کو بہشت کی کنجی بتلایا۔ اور اسکے استعمال کا اپنے پیرؤں کو یوں حکم دیا ”مارو مشرکوں کو جہاں پاؤ اور پکڑو اور گھیرو اور بیٹھو ہر جگہہ اُنکی تاک پر۔ پھر اگر وہ توبہ کریں اور کھڑی رکھیں نماز اور دیا کریں زکواۃ تو چھوڑ دو اُنکی راہ“۔ سورہ توبہ رکوع ۱۔ آیت ۵۔ کئی صدیوں تک محمدیوں نے اس منطق کو جاری رکھا +

اسکے بعد مباحثہ کا وہ مشہور طریقہ جاری ہوا جسکو سپیک ٹیٹر منطق اذیت کہتا ہے۔ دلیل کرنیکی اس رسم کا ہمارے ملک میں ملکہ میری کے عہد میں اسقدر رواج ہو گیا کہ سمتھ فیلڈ میں پھانسیوں وغیرہ کے سبب سے انگلستان میں لکڑی مہنگی ہو گئی تھی۔ یہہ جھگڑنیوالے اپنے مخالفوں کو انبار ایندھن سے قایل کرتے تھے عقل کی نسبت تکلیف زیادہ تر منور کرنیوالی معلوم ہوئی۔ ہر ایک شک سرکشی سمجھا جاتا تھا۔ اور اُن کلوں کے بغیر جو اس مطلب کے لئے ایجاد کی جاتی تھیں وہ اَور طرح دو نہیں کیا جاتا تھا غرضکہ چابک۔ شکنجہ۔ پھانسی۔ قید خانے آگ اور ایندھن غیر قوموں کی منطق پر رومن کاتھلکوں کی مہذب ترقی تھی !!! +

کسی مخالف کو زر دیکر قایل کرنا دلیل کرنے کا ایک اَور طریق ہے اور بڑا موثر طریق ہے۔ جہاں اور طریقے کامیاب نہ ہوں یہہ کامیاب ہوتا ہے (جزیہ دیکر اسلام کی تلوار سے بھی بچ جاتے تھے) +

ان سب سے پہلے اور اُنکے برخلاف مسیح اور اُس کے رسولوں نے راست اور سچی منطق کی بناڈالی اور اسکو رواج دیا جسکا سپیک ٹیٹر نے بیان نہیں کیا۔ ”تم سچائی کو جانوگے“۔ ”سکھلاؤ“۔ اور ”فروتنی سے جواب دو“۔ ”سب باتوں کو آزماؤ اور بہتر کو اختیار کرو“۔ اُس راست اور سلیم منطق کے قواعد ہیں جو اُس امیر المصلحین نے جاری کی۔ اسکی پیروی ہم اپنے زمانہ میں پھر دیکھنے لگے ہیں۔ بادشاہوں والی منطق سے اب لوگ شرمندہ ہیں اور یہہ آسمانی منطق ہر دل عزیز ہوتی جاتی ہے +

راقــــم

(پادری) جی۔ ایل ٹھاکرداس گوجرانوالہ

---

جناب اڈیٹر صاحب۔

براہ مہربانی مضمون ذیل کو اخبار کے کسی گوشہ میں درج فرماکر مشکور فرماویں +

**اخبار سنگھ سبھا امرتسر مورخہ ۲ جولائی ۱۹۰۹ء** میری نظر سے گذرا جس سے واضح ہوا کہ اسکی طرز تحریر ایسی بیہودہ ہے کہ ایک جگہہ پر کچھ لکھتا ہے اور دوسری جگہہ پر اسکی خود تردید کرتا ہے جسکے ملاحظہ سے ناظرین اخبار مذکور خود سمجھ سکتے ہیں چنانچہ آخری صفحہ اخبار مذکور کے تیسرے کالم میں درج ہے کہ ”اس سے پہلے کسی سپرنٹنڈنٹ پولیس یا حاکم نے امرتسر کے ضلع کو شورہ پشت اور نمکحرام نہیں لکھا اور نہ کبھی اشتباہ ہوا“ +

اُسی کالم و مضمون میں اُسکے نیچے بایں الفاظ تردید اُسکی موجود ہے۔ ”تعجب تو یہہ ہے کہ جو افسر پولیس اس ضلع میں آتا ہے قرضہ کے بہانہ لوگوں کو لوٹ کر چلا جاتا ہے اور علاوہ ازیں ضلع کے لئے بدنامی کر جاتا ہے تاکہ گورنمنٹ لوگوں کی باتوں پر اعتبار نہ کرے“ +

معلوم ہوتا ہے کہ اخبار مذکور کو اس نشیب و فراز کی کچھ پرواہ نہیں ہے پس اس قسم کی تحریر کو گورنمنٹ تو کیا کوئی عام شخص بھی نظر توجہ سے نہیں دیکھ سکتا اور نہ وہ اس

قابل خیال کیجا سکتی ہی کہ وہ بنظر انصاف یا رفاہ عام ہی *

اخبار مذکور میں یہہ شکایت کی گئی ہی کہ جب کبھی شکوہ ظلم حکام کیا جاتا ہی تو وہ حکام اُن لوگوں کو باغی وغیرہ کا اتہام لگاتے ہیں *

اس شکایت سے غالبًا مراد شکایت پولیس امرتسر ہی ہم یہہ پوچھتے ہیں کہ اسقدر اخبارات میں ایک عرصہ سے شور وشغب ہو رہا ہی کیوں کوئی ظلم منجانب پولیس امرتسر ثابت نہیں ہو سکا بلکہ برخلاف اُسکے یہہ ظاہر ہوگیا کہ یہہ ہنگامہ شور و شر اُن چند اشخاص خود غرضوں کا تھا کہ جنکو اپنی ذاتی بداعمالی کے باعث پولیس افسر امرتسر سے کسی وقت میں رنج پہنچا ہوا تھا - خاص باشندگان امرتسر سے کوئی شاکی انتظام مسٹر وار برٹن صاحب پایا نہیں جاتا بلکہ وہ شکر گذار ہیں اور کہتے ہیں کہ جو امن و آرام ہم لوگوں کو انکے وقت میں نصیب ہوا ہی پہلے کبھی نہ ہوا تھا - خلاصہ یہہ کہ جب شکایت ہی بیجا ہی تو غور کون کرے اور ایسی شکایات کو جو کچھ کہا جاوے درست ہو *

اخبار مذکور کو اگر بغور دیکھا جاوے تو اُسکا یہہ منشار معلوم ہوتا ہی کہ اُسکے نزدیک مسٹر وار برٹن صاحب اہل اسلام کے مددگار و خیرخواہ اور اہل ہنود کے بدخواہ ہیں یہہ خیال اُسکا معقولیت سے کوسوں دور ہی - اسوجہ سے ہم اُنکے فرایض منصبی کے انجام دینے کا کچھ حال کہ جو گورنمنٹ سے اُنکے سپرد ہیں ظاہر کرتے ہیں تاکہ عوام پر خیرخواہی و بدخواہی کسی فرقہ کا حال روشن ہو جاوے *

اشخاص واقف کار بخوبی جانتے ہیں کہ فرایض منصبی ہر ایک ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس یہہ ہیں - اول انسداد جرایم دویم تقرری و نگرانی ملازمان ماتحت - سویم خدمات پولیٹیکل ہر ایک کا ذکر جداگانہ کیا جاتا ہی - انسداد جرایم - یہہ عام پر ظاہر ہی کہ مسٹر وار برٹن صاحب اپنا بہت وقت اس خدمت میں صرف کرتے ہیں - اور جرایم کی تعداد بھی اُس ضلع میں کہ جہاں وہ تعینات ہوتے ہیں کم ہو جاتی ہی اسکا زیادہ حصہ اہل ہنود کو پہنچتا ہی - کیونکہ ہنود بہ نسبت اہل اسلام زیادہ مالدار ہیں اور عمومًا چوری اُنکے ہوتی ہی *

تقرری و نگرانی ملازمان ماتحت - اہل ہنود اکثر تجارت پیشہ ہیں - اور خواندہ آدمی ملازمت پولیس کی خواہش کم کرتے ہیں کیونکہ اکثر وہ بہ نسبت اہل اسلام کے نحیف البدن ہوتے ہیں - غالبًا یہہ ہی باعث ہی کہ وہ صیغہ مذکور میں کم دکھائی دیتے ہیں - اگر یہہ اعتراض ہی کہ منجملہ اُنکے سکھ مضبوط ہوتے ہیں سو درست نہیں کیونکہ پولیس میں علاوہ مضبوط ہونیکے خواندہ ہونا بھی ضروری ہی اور یہہ فرقہ سکھاں تعلیم میں سب سے پیچھے ہی - غالبًا کل اضلاع پنجاب میں تعداد اہل ہنود اہل اسلام سے بوجوہات بالا بہ محکمہ مذکور کم ہوگئی ہی - باوجود اسکے امرتسر پولیس میں جہانتک ہمکو واقفیت ہی وہاں تعداد ڈپٹی انسپکٹران و سارجنٹان درجہ اول و دویم ہنود بہ نسبت اہل اسلام زیادہ ہیں اس طریق سے بھی مسٹر وار برٹن صاحب بدخواہ ہنود معلوم نہیں ہوتے *

پولیٹیکل مقدمات - اس خدمت کی انجام دہی میں کوئی نظیر ایسی موجود نہیں ہی کہ جسمیں مسٹر وار برٹن صاحب نے اہل اسلام کی طرفداری کی ہو اور ہنود وں کی مخالفت ہمکو کچھ حال لودیانہ کا واضح ہی جسکا ذکر کرنا اس موقعہ پر ضروری ہی - لودیانہ میں اہل اسلام کا زیادہ زور ہی اُنکے وقت میں جو ایک عرصہ دراز ہی کسیکو فرقہ مذکور میں سے اہل ہنود کے ساتھ فساد کرنیکا حوصلہ نہ ہوا - اُن کے تبدیل ہو جانے کے بعد دوسرے ہی سال میں پہلے ہی تیوہار اسلام پر فساد ہوا اگر صاحب اُنکے طرفدار ہوتے تو اُنکے وقت میں اہل اسلام کا ایسا حوصلہ ہونا چاہیئے تھا نہ کہ اُنکے بعد اور اخبار مذکور کی یہہ شکایت کہ سکھوں سے بدظن کرنے کو کوکوں کی مثال اور مہاراجہ دلیپ سنگھ کی مددگاری ظاہر کی جاتی ہی - راقم مضمون کو گریبان میں مُنہہ ڈالکر دیکھنا چاہیئے کہ یہہ دونوں باتیں اگر ہمارے فرقہ ہنود سے منسوب کیجاتی ہیں تو کیا یہہ جھوٹ ہی؟ اور جبتک کوئی ایسی خدمت با وفاداری ہمارے فرقہ سے ظاہر نہ ہو کہ جس سے گورنمنٹ کی خوشنودی ہو - کبھی ممکن نہیں کہ یہہ دھبہ اس قوم سے اُتر جائے دانا لوگ بخوبی جانتے ہیں کہ یہہ معاملات چند کم سمجھ اشخاص سے ظہور میں آئے اور کل کو بدنام کیا یہی وجہہ ہی کہ اور حقوق سے بھی محروم رہے اور رہتے جاتے ہیں نیشنل کانگریس وغیرہ کے مخالفین کو بھی یہی نظیریں پیش کرنیکو ملتی ہیں *

اول اپنے آپکو صاف کرنا چاہیئے - اگر مسٹر وار برٹن صاحب ایسی نظیریں پیش کریں تو اُنکا کچھ قصور نہیں ہی بلکہ عین فرض ہی اخبارات کی اس قسم کی تحریرات سے درستگی وصفائی کی اُمید ہرگز نہیں ہو سکتی بلکہ کسی اور صورت ناراضگی کے پیدا ہونیکا اندیشہ ہی اور نفاق کے بڑھنے کی اُمید ہی - آج کل ان ہر دو فریق کا تعلق باہمی اس قسم کا ہوگیا ہی کہ اتفاق اور مصالحت سے رہیں اور ایک دوسرے کے مددگار ہو کر ترقی ملک کو مدنظر رکھیں نہ کہ موجودہ اتفاق کو بھی کھو دیں - اور ایسے ایسے حکام خیرخواہ امن دوست کو اپنی قوم سے بدظن نہ کریں خلاصہ یہہ کہ اس خدمت میں مسٹر وار برٹن صاحب بدخواہ ہنود ثابت نہیں ہوتے *

اخبار مذکور میں یہہ بھی جتلایا گیا ہی کہ جو شخص اپنی حالت کو تبدیل کرے اُسپر اعتبار نہ کرنا چاہیئے - ہم راقم مضمون سے پوچھتے ہیں کہ اُسنے یا اُسکے کسی بزرگ نے کبھی اپنی حالت کو بدلا یا نہیں - کیونکہ آج کل کوئی مذہب ایسا نظر نہیں آتا کہ اپنی پہلی حالت میں ہو - اگر وہ سکھ صاحب ہیں تو دو سو برس سے زیادہ عرصہ نہیں گذرا ہوگا کہ اُسکے بزرگوں نے اپنی پہلی حالت کو بدلا تو بس اپنی ہی تحریر سے اخبار مذکور کا یہہ اعتراض قابل اعتبار نہ رہا *

برائے آیندہ ہم ایڈیٹر اخبار مذکور سے عرض کرتے ہیں کہ آپ کا اخبار ہمارے قوم کا خیرخواہ نہیں معلوم ہوتا ہی اگر اخبار مذکور کا اجراء برائے رفاہ عام منظور ہی

تو سچ سمجھکر مضامین درج اخبار فرمایا کریں ۔

راقم

ایک راست گو ہندو

---

جناب ایڈیٹر صاحب تسلیم -

براہ نوازش مندرجہ ذیل سطور درج اخبار نورافشاں کرکے ممنون فرماویں ۔

چونکہ آجکل مسٹر وار برٹن صاحب بہادر نے اخبار ٹربیون لاہور پر نالش دایر کی ہو اسلئے اخبار مذکور کے چھکے چھوٹ رہے ہیں اور شہر لاہور کے دروازوں پر جابجا ہمدردی کے نوٹس لگا رہا ہو کہ اب موقعہ ہو چندہ سے میری مدد کیجاوے - پس اُن ساہوکاروں اور امیروں کا بھی جنہوں نے واربرٹن صاحب بہادر کی بدولت چوروں اور ڈاکوؤں کے ہاتھ سے امان پائی ہو اور جنکے واسطے صاحب موصوف نے بہت ہی کار نمایاں کئے ہیں - اور اُنکے بال بچوں اور جان و مال کو راہزنوں اور ہارنی اور سانسی قوموں کی لوٹ سے بچایا ہو فرض اکبر ہو کہ ایسے موقعہ پر ضرور صاحب مذکور کی جانفشانی کا حق جنھے اپنے اوپر طرح طرح کی مصیبتیں جھیلکر اور بھیس بدل بدل کر اقوام جرایم پیشہ کا بندوبست کیا ہو ادا کرنا لازم ہو خصوصاً مالوہ کے جاٹوں اور ضلع لودہانہ کے باشندوں کو اگر انمیں کچھ بھی پاس انسانیت ہو تو واربرٹن صاحب بہادر کی خدمات ایسی جلد فراموش کرنی نہ چاہئیں اب ہمدردی کا موقعہ ہو جسطرح ہوسکے شہر میں اُمرا اور رؤسا ایک کمیٹی کرکے صاحب موصوف کی ہمدردی ظاہر کریں تاکہ اُنکی دلشکنی نہ ہو اور آئندہ کو وہ دل و جان سے رعایا کی بہبودی مدنظر رکھے ٹربیون کے الزامات کی تردید کریں - میں اسوقت اس مضمون کو طویل سمجھکر نظرانداز کرتا ہوں مگر لوگوں پر چند روز میں بخوبی ثابت ہو جائیگا کہ ٹربیون نے کہانتک راست لکھا ہو اور کہانتک دروغ ۔

راقم ایک قدردان

# سرمہ چشم آریہ

(سلسلہ کے لئے دیکھو نورافشاں نمبر ۲۴ جلد ۱۸)

صاف ظاہر ہو کہ اللہ کے بندے یعنی جنہوں نے اپنے آپکو کلیتاً اپنے خالق کی مرضی پر چھوڑ دیا ہو انکی سب سے اعلیٰ خواہش یہی ہوتی ہو کہ وے اپنے مولیٰ کی خواہش کو پورا کریں اور صرف اُسی کی خوشنودی کے خواہاں ہوں - لیکن وے ہرگز گوارا نہیں کرسکتے کہ اپنے خویش و اقارب کی خوشنودی اللہ تعالیٰ کی خواہش اور مرضی کے برخلاف پوری کریں - بلکہ اگر کوئی شخص انہیں ایسا کرنے پر مجبور کرے تو اُنکے لئے اس سے زیادہ کوئی تکلیف دہ چیز نہیں ہو - ایسے حال میں صدہا دیندار وں نے اپنی جانوں کو قربان کرنا بہتر سمجھا بہ نسبت اسکے کہ وے اللہ کی خوشنودی نہ چاہیں ۔

لیکن افسوس ہو کہ محمد صاحب کا حال اور طرح کا نظر آتا ہی - دیکھئے سورہ تحریم جسمیں لکھا ہو "اے نبی کیوں حرام کرتا ہو اُس چیز کو کہ حلال کیا ہو خدا نے واسطے تیرے چاہتا ہو تو رضامندی اپنی بی بیوں کی اور اللہ بخشنے والا مہربان ہو" وغیرہ مفسرین نے اس سورت کے شان نزول میں دو قصے لکھے ہیں لیکن وے دونوں میرے خیال میں اس لایق نہیں ہیں کہ نورافشاں کے کالموں میں جگہہ پاویں لیکن مطلب سمجھنے کے لئے جو کچھ متن قرآن سے نکلتا ہو اُسے عرض کرتا ہوں ۔

اول صاف ظاہر ہو کہ محمد صاحب نے کسی چیز کو جو خدا نے اُنکے لئے حلال ٹھہرائی تھی محض اپنی بی بیوں کی خواہش پوری کرنے کے لئے اپنے پر حرام کردی - لیکن اللہ کی مرضی نہیں تھی کہ وے حرام کریں اسواسطے انکو اپنی قسم توڑنی پڑی - نتیجہ یہہ نکلا کہ اُسوقت محمد صاحب نے اللہ کی مرضی کے خلاف کیا اور اللہ کی مرضی پر اپنی بی بیوں کی مرضی کو ترجیح دی اور بعدہٗ پشیمان بھی ہوئے نہ اسواسطے کہ مرضی الہٰی کے خلاف ہوا بلکہ اسکا باعث اور تھا جسکا بیان کرنا اسجگہہ ضرور نہیں ہو ۔

الغرض قرآن ہی سے ثابت ہو کہ محمد صاحب اُس درجہ تک نہیں پہنچے تھے جسکو مرزا صاحب قرب اول قرار دیتے ہیں اور جسکی تعریف یہہ کرتے ہیں کہ انسان اپنے اللہ سے ہم طبیعت اور ہم طریق ہو جاتا ہو ۔

اس بیان کی تائید میں کہ محمد صاحب قرب اول میں شامل نہیں ہو سکتے صرف ایک حدیث کا حوالہ دینا کافی ہوگا - دیکھو مظاہر الحق جلد اول تتمہ فضایل الصلواۃ فصل اول - بخاری اور مسلم نے روایت کی ہو - کہ کافروں نے ہمکو (یعنی محمد صاحب کو) باز رکھا نماز وسطانی سے یعنی نماز عصر سے وغیرہ - اب سوال یہہ ہو کہ کسطرح سے باز رکھا - اسی حدیث کے فایدہ میں لکھا ہو - کہ لوگ مدینہ کے گرد خندق کھود رہے تھے اور محمد صاحب بھی شریک تھے وغیرہ اور بسبب تردد اور تیراندازی کے چار نمازیں حضرت کی فوت ہوگئیں اور ایک انمیں عصر کی بھی تھی ۔

جائے غور ہو کہ جو شخص اپنے مالک کے حکم سے غافل ہو - اسکو کس طرح سے اسکا ہم طبیعت اور ہم طریق کہا جاوے اور محمد صاحب نہ صرف ایک دفعہ اپنے گناہوں کے لئے بخشش طلب کرتے ہیں بلکہ ہمیشہ ایسا کرتے رہے اور اپنے آپکو گنہگاروں کے زمرہ میں سمجھتے رہے اور باوجود اس سب کے ہمارے مرزا صاحب اُنکو درجہ الوہیت میں شامل کر بیٹھے ہیں ۔

البتہ اگر مرزا صاحب ایسا لکھتے کہ اُنہوں نے عرب میں واحدانیت کی تعلیم دی اور مستعدی سے اُن مسایل کا اظہار کیا جنکو وے حق سمجھتے تھے یا وہ مُصلح قوم تھے تو یہہ امر دیگر ہو مگر محمد صاحب کو اس درجہ میں شامل کرنا جسکا وے خود بھی کبھی دعویٰ نہیں کرتے انصاف نہیں ہو میرے خیال میں اگر مرزا صاحب محض محمدی علماہی کی تحریرات پر جو اُنہوں نے محمد صاحب اور اسکی تعلیم پر لکھی ہیں غور کرتے تو ایسا دعویٰ ہرگز نہ کرتے ۔

مرزا صاحب نے اپنے دعوی کے اثبات میں عہد عتیق اور جدید سے کئی ایک پیشینگوئیاں نقل کرکے اُن کو محمد پر جمایا ہی- میرے خیال میں ضرور نہیں کہ اُنکی طرف کچھ توجہہ کیجاوے جسکے دو باعث ہیں- اول یہہ کہ قرآن اور حدیث یا یوں کہیں کہ محمد صاحب کا خدا اور محمد صاحب خود مرزا صاحب کے دعوی کے خلاف گواہی دیتے ہیں جیسا کہ میں نے اجمالاً عرض کردیا- دوئم یہہ کہ اس سے پیشتر محمدی عالموں نے ان پیشینگوئیوں کو غلط فہمی سے محمد صاحب پر لگانا چاہا مگر مسیحی عالموں نے اُنکی غلطی کو رفع کردیا +

لیکن اس لحاظ سے کہ ناظرین اس حاشیہ کے کل مضمون سے واقف ہوجاویں مختصراً اُنکا بیان کرنا خالی از فایدہ نہ ہوگا +

قابل غور ہی کہ مرزا صاحب نے عہد عتیق سے صرف تین پیشینگوئیاں نقل کرکے ظاہر کیا ہی کہ یہہ محمد صاحب کے حق میں ہیں حالانکہ اور محمدی عالموں نے ساٹھ ستر تک نوبت پہنچائی ہی- اب یا تو مرزا صاحب نے خود عہد عتیق کو مطالعہ کرکے صرف تین ہی پیشینگوئیاں ایسی پائیں جو محمد صاحب پر لگ سکیں اور یا اُن پیشینگوئیوں میں سے جوکہ پیشتر محمدی عالموں نے لکھی ہیں صرف یہی تین ان کے خیال میں اس لایق ہیں جو پیش کرنیکے قابل ہوں +

پہلی پیشینگوئی آپنے استثنا ۳۳-۲ میں سے نکالی ہی جسمیں لکھا ہی- اور اُسنے کہا کہ خداوند سینا سے آیا اور شعیر سے اُنپر طلوع ہوا فاران ہی کے پہاڑ سے وہ جلوہ گر ہوا دس ہزار قدسیوں کے ساتھ آیا الخ- مرزا صاحب لکھتے ہیں- کہ "یہی توریت ہمکو بتلاتی ہی کہ فاران مکہ معظمہ کا پہاڑ ہی...." اور "مکہ معظمہ میں بجز آنحضرت..... کے کوئی رسول نہیں اُٹھا" +

میرے خیال میں سب اہل مذاہب اس امر کے مقر ہیں کہ کسیکو اپنی زبان یا تحریر سے دھوکھا دینا سخت گناہ اور خاصکر مذہبی معاملات میں تو نہایت ہی قبیح ہی- میں یہہ تو نہیں کہہ سکتا کہ مرزا صاحب نے اپنی کتاب کے پڑھنے والوں کو دھوکھا دینے کی خاطر اپنے بیان میں غلطی کی ہی- لیکن یہہ ضرور کہہ سکتا ہوں کہ انکے بیان سے نافہم لوگ دھوکھا کھاتے ہیں اور تعجب نہیں کہ مرزا صاحب نے خود دھوکھا کھایا ہو لیکن مرزا صاحب پر تحقیق کرنا واجب تھا +

جاے غور ہی کہ مرزا صاحب لکھتے ہیں کہ فاران مکہ معظمہ کا پہاڑ ہی اور توریت شریف گواہی کے لئے پیش کرنیکا دعوی کرتے ہیں مگر کسی مقام کا حوالہ نہیں دیتے کہ جہاں لکھا ہو کہ فاران مکہ معظمہ کا پہاڑ ہی اب اگر فاران مکہ معظمہ کا پہاڑ توریت سے ثابت نہوا تو مرزا صاحب کی ایک چیدہ پیشینگوئی رائیگاں ہوئی اور جتنا زور مرزا صاحب نے اسکو محمد صاحب پر جمانے میں لگایا تھا وہ لاحاصل ٹھہرا- پس مرزا صاحب کے لئے خصوصاً اور دیگر ناظرین کے لئے عموماً فاران کا بیان تحریر کرتا ہوں +

فاران اُس بیابان کا نام ہی جو بحر موت کے جنوب اور سینا پہاڑ کے شمال طرف واقع ہی- ثبوت (۱) بنی عیساؤ کے حملہ کے بہت دن پیشتر کدرلاعمر نے جب حوریوں کو شکست دی تو انہیں کوہ سعیر میں ایل فاران تک جو بیابان کے کنارے پر ہی مارا تھا- پیدایش ۱۴-۶ +

(۲) اور جب بنی اسرائیل مصر سے نکلے اور حصیرات سے آگے بجانب شمال کنعان کو جانے کے لئے کوچ کیا تو دشت فاران جا ڈیرے کئے +

(۳) اور پھر وہانسے بجانب شمال چلکر بنی اسرائیل دشت فاران کے قادس میں آئے اور اسی جگہہ سے جاسوس بھیجے گنتی ۱۳-۳ و ۲۶ +

ان مقامات سے ظاہر ہی کہ فاران مکہ کے نزدیک تو در کنار وہ کوہ سینا سے بجانب شمال اور بحر موت کی جنوب میں واقع ہی نقشہ میں مقامات مذکورہ کا ملاحظ فرمایئے اور دھوکھا نہ کھایئے +

(باقی آئندہ) راقم- بندہ فتح مسیح از بٹالہ

# واقعات اور رائیں

## مسیحیت کیجانب ہندو طبیعت کی وضع

تین درجے ہیں کہ جنپر مسیحیت کی جانب ہندو طبیعت اپنی وضع میں پہنچی ہی- جب پچاس برس گذرے اولین مشنریوں نے ہندو دیت کے قلعہ پر حملہ کیا تو بنتیجہ ہندوؤں کا بڑا غصہ ظاہر ہوا- چیدہ بازجتوں کے ساتھ اُنسے کشتی کی گئی اُنکا تمسخر کیا اور اُنپر پتھر پھینکے گئے اور ایک منادی کرنیوالے گروہ پرست ہاتھی کو دھکیلا گیا- جس سے اس غصہ کی شدت کا اظہار ہوتا ہی جب ہندوؤں نے دیکھا کہ حجتوں تمسخر اور مخالفت شدید سے کچھ فایدہ متصور نہوا تو منادی ہوتی رہنے دی لیکن ہنا وٹی سرگرمی کو بیکار اور سست کرنیکے لئے مطلق بے پروائی اور نفرت ظاہر کی تاکہ اُنکا کلام بے پھل رہے- اور مسیحیت سے بہ حیلہ اس طور پر سلوک ہوئے کہ گویا اُسکا کوئی وجود ہی نہیں ہی- یہہ سلوک نہایت ہی آزمایشی تھا- جب اس نئے مذہب کی ترقی کو روکنے میں اس دیدہ و دانستہ بے پروائی کی وضع کو بھی کامیابی نہ ہوئی تو بفوریت دوسری حالت بدلی گئی- ہندوؤں نے معلوم کیا کہ مسیحی مذہب نے نہ صرف چڑہائی کرنیکا ہی ارادہ کیا ہی لیکن ہندوان کی مذہبی اور سوشیل زندگی کو اثر عمیق سے از سر نو ڈھالنے کی کوشش کرکے ہندوستان کو فتح کرنیکا قصد کیا ہی- اس خیال نے مقابلہ آرائی کی صورت کو بدلا- حرارت مایل جلدی کے ساتھ کلب اور یونین قایم کئے گئے اخبارات پمفلٹ اور رسالے شایع ہوئے اور ایک بخوبی آراستہ و مہیا فوج کے ساتھ اس یورش کے مقابلہ کے لئے و غدغدی پکار کرنیکے واسطے پنڈتوں اور شاستریوں کو جا بجا روانہ کیا گیا- یہی درجہ و منزل ہی جسپر فی الحال ہندو لوگ مسیحیت کیجانب

اسی وضع میں پہنچے ہیں* مُترجَم از پنجاب مشن نیوز-

## ایک عجیب اقرار

ایک آرٹیکل بعنوان "ہندو اسم ریویوؤ" سے جو ایک ہندو نے لکھا ہی مضمونِ ذیل ترجمہ کرتے ہیں*

میں دلیری سے کہتا ہوں کہ ہندو اسم عرصہ دراز تک ہندو طبیعت پر حکومت کرنیکے لئے قایم نہ رہیگی- میں یہ نہیں کہتا کہ اُسکی سب تعلیمیں جھوٹی ہیں- بیشک اُس میں بہت سی صداقتیں پوشیدہ ہیں لیکن اُس کوڑے کرکٹ کے انبار سے جسمیں وے بند ہیں اُنکو دھونڈھ نکالنا ایک مشکل اور مطلق بیفایدہ کام ہی- افسوس اُسکو ایک انسان سے معمور و متوشر کرنیکے لئے ہمارے مذہب میں کسقدر کم ہی- بخلاف اسکے یسوع مسیح کی تعلیمیں کیسی عمدہ اور اعلیٰ ہیں جنے بلا لحاظ امیر و غریب کے درمیان مقررہ رسم تفریق کی لکیر کھینچے کے سبھوں کے ساتھ برادرانہ سلوک کیا! کس شخص کا دل محبت اور تعجب سے نہ بھریگا جبکہ وہ یسوع کی اُن عمدہ باتوں سے موافقت کرتا ہی جنے اپنا ہاتھ اپنے شاگردوں کے درمیان کھڑے ہوکے پھیلایا اور فرمایا "دیکھو میری ماں اور میرے بھائی! کیونکہ جو کوئی میرے آسمانی باپ کی مرضی پر چلتا ہی وہی میرا بھائی اور بہن اور ماں ہی"- یے باتیں کیسی اعلیٰ اور کیسی فصیح ہیں! ایسے ایک تنگ محیط میں یے باتیں کیا ہی عالم معنی ظاہر کرتی ہیں- ای میرے ہندو ہموطنو اپنی وحشیانہ رسمیات و تعصّبات کو بھول جاؤ تم سب انسانیت کے احاطہ میں آؤ اور بنی آدم کے مخلصی دینے والے یسوع مسیح کی شکر گذاری کے علی العموم نعرہ میں سب اپنی آواز ملاؤ- بیشک وہ دن مبارک ہوگا جبکہ ہندو لوگ وسواسی فرومایہ زنجیروں سے آزاد ہوکر خدا کی پدرانہ اور انسان کی برادرانہ سنہری تعلیم کو حاصل کرینگے- کاش وہ دن جلد آوے کہ جب ہندوستان کے لوگ ایکدل اور ایک آواز ہوکے للکارینگے کہ "خدا کو آسمان پر تعریف اور زمین پر سلامتی اور آدمیوں سے رضامندی ہووے"*

راجپوتانہ مشن کی رپورٹ ۱۸۸۹ء سے ظاہر ہوتا ہی کہ اس مشن کے متعلق اسٹیشن ۱۶- آرڈینڈ مشنری اور میڈیکل مشنری جنمیں ۳ ڈاکٹر آرڈینڈ مشنری ہیں ایک یورپین ٹیچر ۴۳ نیٹو ایجنٹ ہیں ۹ بالغوں اور ۴۲ لڑکوں کو بپتسمہ دیا گیا- ممبران شریک کلیسیا میں ۵۸۴ شاگرد ۴۷ جنمیں ۵۲۶ طالب العلم ہیں- روزانہ سکول ۷۵- اور طالب علموں کا شمار ۵۷۵۹ ہی دو نئی ریاستوں کوٹہ اور ٹونک میں مشن قایم کرنیکی تجویز ہی- گذشتہ موسم سرما میں ایک مشنری کوٹہ میں کام کرتا رہا- جو تا حال خیمہ میں مقیم ہی لیکن اُمید ہی کہ جلد کوئی جگہ مشن ہونے کے لئے بہم پہنچائی جائیگی*

مہاراجہ دلیپ سنگھ کی خبر آئی کہ بیماری سے آرام ہوا اُنہوں نے ایک خط قیصرہ ہند کی خدمت میں پیرس سے بدیں مضمون لکھا ہی کہ حضور معاف کریں غلطی ہوئی بھول گیا- اگر یہہ سچ ہی تو بہت دیر کے بعد مہاراجہ کی نیند کھلی عقل ٹھکانے لگی- معاف کرنا قیصرۂ ہند کے لئے مشکل نہ ہوگا لیکن اب وہ عزت کہاں- اخبار عام لکھتا ہی کہ اس سے دلیپ سنگھ کی بری حالت کا پتہ لگتا ہی*

بنگہ ضلع جالندھر میں مقلّد اور غیر مقلّد مولوی صاحبوں کا دنگل بڑے زور شور سے قایم ہونیوالا ہی- تمام دور و نزدیک کے علماء و فضلا ہر دو فریق کے جمع ہو رہے ہیں آفتاب پنجاب کا یہہ لکھنا درست ہی کہ اگر دونوں فریق اپنے دلوں میں یہہ سمجھکر مناظرہ کریں کہ ہمیں حق مطلوب ہی اور قبل از مباحثہ دلوں میں یہہ قرار دے لیں کہ جسوقت فریق ثانی کا کوئی ثبوت کامل معلوم ہو جائیگا ہم بلا تامل اپنی غلطی کو تسلیم کرکے اُس عقیدہ کو چھوڑ دینگے تو بیشک مباحثہ سے پورا فایدہ اُٹھا سکینگے (سو یہہ تو محمدی طبیعت کا خاصہ ہی نہیں ہی) لیکن جب مباحثہ سے پہلے وہ بالیقین یہہ ٹھان لیتے ہیں کہ ہماری غرض صرف فریق ثانی کو زک دینا ہی خواہ وہ غلطی پر ہو یا حق بجانب ہمیں ہر طرح اُسکو جھٹلا دینا مطلوب رہیگا- تو پھر ایسے مباحثہ سے بجز تضیع اوقات کے کیا حاصل ہی- ہم نے آج تک کبھی نہیں سُنا کہ کبھی کسی مولوی صاحب نے اپنی غلطی کو قبول کیا ہو (غلطی کو قبول کریں تو مولویت میں بٹہ نہ لگ جائے) آگے چل کے صاحب آفتاب پنجاب لکھتے ہیں کہ جب اجلّہ فضلا اور مذہبی پیشواؤں کا یہہ حال ہو تو پھر عوام پر شکایت ہی کیا ہو سکتی ہی*

اخبار دوست ہند بھیرہ ناقل ہی کہ ایک بدنصیب عورت موضع لالیاں ضلع جھنگ سے چلکر اس واسطے بھیرہ میں پہنچی کہ پیر سید میراں کے مزار کو سلام کر آئے جب درگاہ مذکور پر پہنچکر واپس جانے لگی تو جب راہ اس کے قریب عین راستہ پر ایک ایسے زہریلے سانپ نے اُسکے پاؤں میں کاٹا کہ صرف پانچ منٹ میں تڑپ تڑپ کر جاندی- آفتاب پنجاب لکھتا ہی کہ پیر صاحب کپڑے تو نہیں اوتار لیتے مگر بعض اوقات جان لے لینے کا باعث تو ضرور ہو جاتے ہیں*

کیمبرج یونیورسٹی کے قومی امتحان ریاضی میں جس سے بڑا امتحان انگلستان میں نہیں ہی امسال ایک عورت نے سب سے اوّل درجہ حاصل کیا- علاوہ ازیں ستترہ عورتیں اعزاز کے ساتھ اس امتحان میں پاس ہوئیں- اس عجیب و غریب نتیجہ پر تمام انگلستان میں عورتوں کے حقوق کی تائید میں زور دیا جانے لگا ہی- اس امتحان نے ثابت کر دیا کہ عورتوں کی لیاقت بشرطیکہ مردوں کیطرح اُنکو بھی برابر تعلیم دیجاوے کسی امر میں مردوں سے کم نہیں ہو سکتی عورتوں کی اُس کوشش کو بڑی بھاری تقویت ہو گئی ہی کہ وہ بھی ممبر پارلیمنٹ انتخاب ہو سکیں اور ملکی امور کی بحث میں جسطرح مردوں کی رائے لیجائے اُسیطرح عورتوں کی رائے سے فایدہ اُٹھایا جائے- ظاہری حالات سے وہ دن دور نہیں معلوم ہوتا جبکہ عورتوں کی کوشش اس بارہ میں کامیاب ہو*

**ہندوستان میں بچپن کی شادی کی مذموم** رسم کو دفع کرنے میں گورنمنٹ کی مداخلت و دست اندازی کے متعلق مسٹر فاسٹ ایک انگریزی اخبار میں مندرجہ ذیل سطور تحریر فرماتے ہیں جو بغور پڑھے جانیکے لایق ہیں:-

"بچپن کی شادی کی خرابی کو روکنے کے واسطے جدو جہد کرنیکی نسبت عموماً یہہ بہانہ کیا جاتا ہے کہ ہندوستان کی سوشل اور مذہبی رسوم میں دخل دینے سے پولٹیکل خطرہ ہے۔ مگر بہت سی قوموں اور لوگوں نے کیا خطرناک کام نہیں کئے ہیں؟ باتدبیر شخص کا یہہ کام نہیں کہ مشکل اور خطرناک کام سے اپنے تئیں بچاوے بلکہ اُنکو ایسے طریق سے کرے کہ جس سے خطرہ کا اندیشہ بہت کم ہو اور فایدہ مطلوبہ نہایت کم تکلیف اور دقت سے حاصل ہو جائے۔ رسم ستی کا دور کرنا پولٹیکل خطرہ تھا لیکن پچاس سال پہلے جو انگریز ہندوستان میں تھے وہ نسبتاً زیادہ صاحب ہمت و ارادہ تھے۔ وہ محسوس کرتے تھے کہ ستی کی ناپاک اور شرمناک رسم سے جو خطرہ ہے وہ اس خطرہ سے زیادہ ہے جو اسکے بند کرنے میں ہوگا۔ اگر اسی قسم کی ہمت اور روشن دماغی سے بچپن کی شادی کے بارہ میں بھی کچھ کام لیا جاوے تو اس سے چھوٹی لڑکیوں کی موت اور تکلیف میں جو کہ اب قانوناً جایز ہے بہت کچھ کمی ہو سکتی ہے۔ اور یہہ برکت اُن سب برکتوں سے بڑھکر ہوگی جو ہندوستان کو انگریزی حکومت سے ابتک حاصل ہوئی ہیں"+

**پونا میں** فی الحال ایک ہی خاندان کے دو بچوں کی عزیز جانیں زیور کی بدولت ضایع ہوئیں۔ معلوم نہیں کہ اس رسم مُضر بچوں کو زیور پہنانے کا عشق ہمارے اہل ملک کے ایسا کیا سر چڑھا ہے کہ باوجودیکہ اسکی بدولت بیشمار بچوں کی بے بہا جانیں آئے دن ضایع ہونیکی خبریں سنتے ہیں تاہم یہہ عشق کا جن اُنکے سر سے اُترنے میں نہیں آتا+

**سٹیشن** ہائے بدایوں اور بجنور کے درمیان ایک واردات غارتگری کی ہوئی۔ مجرم سٹیشن کا ایک مزدور تھا جو چلتی ہی گاڑی پر سوار ہو گیا اور دو عورتوں کو چھُرا دکھا کر اُنکا تمام زیور اُتر والیا اور اگلے سٹیشن کے قریب جب ٹرین آہستہ ہوا کود کر چلدیا۔ عورتوں نے سٹیشن ماسٹر کو خبر دی اور حلیہ بھی لکھا دیا جس سے پتہ لگ گیا اور انسپکٹر پولیس نے جا کر فوراً اُسکو گرفتار کر لیا جسکو عورتوں نے شناخت کیا تحقیقات جاری ہے+

**شہر گلاسگو میں** مسٹر عزیز احمد صاحب مسیحی الذہب نے ایک اخبار بنام ایشیا جاری کیا ہے۔ آپ لکھنؤ کے باشندے ہیں۔ پندرہ برس کی عمر میں آپ جنوبی امریکہ کے قلیوں کے ساتھ بھرتی ہو کر چلے گئے۔ تھوڑے روز بعد امریکہ میں آکے لکچر دینے شروع کئے اور بعد چندے قیام امریکہ کے آپ سکاٹ لینڈ میں تشریف لائے جہاں آٹھ برس تک علمی لکچروں سے مستفید ہو کر اب آپ معلم ہیں۔ عربی۔ فارسی۔ اُردو وغیرہ میں انگریزوں کو تعلیم دیتے ہیں۔ اخبار ایشیا کی اشاعت سے غرض یہہ ہے کہ علوم مشرقی سے انگریزوں کو آگاہی ہو اور ہندوستان کے حالات انکو بخوبی معلوم ہوں۔ بڑی مردانہ ہمت کی۔ اچھے اچھے کام کئے اور کرتے ہیں۔ اولوالعزمی اسیکا نام ہے۔ اپنے ملک اور کلیسیا دونوں کی بہتری اور عزت بڑھاتے ہیں۔ این کار از تو آید و مرداں چنیں کنند+

**سول سروس** اور دیسی عیسائی۔ پاینر ۹ جولائی میں تار آمدہ لنڈن سے ظاہر ہے کہ امتحان سول سروس میں ۵۴ امیدوار کامیاب جنمیں سے پانچ ہندوستانی یعنی چار ہندو اور ایک مسلمان ہے۔ ایک دیسی عیسائی صاحب اسکی نسبت لکھتے ہیں کہ افسوس اسکا ہے کہ اُن میں سے ایک بھی دیسی عیسائی نہیں۔ کیا سبب؟ کیا نولاکھ میں سے ایک بھی اس قابل نہیں؟ کیوں نہیں؟ بہت سے اچھے شریف خاندانوں کے خاصے خاصے لایق لایق موجود ہیں۔ پھر کیوں نہیں جاتے؟ کیا اُنہیں جہاز پر سوار ہونے یا ولایت جانے اور وہاں رہنے میں عذر ہے؟ نہیں۔ کچھ عذر نہیں سبب ابھی جانیکو تیار ہیں۔ پھر کیا سبب جو نہیں جاتے؟ خرچ کو پیسا بہت چاہئے۔ اتنا پیسا اُنکے ہاتھ نہیں جائیں تو کیسے جائیں۔ اور وہاں رہیں تو کیونکر رہیں۔ کیا اتنا بھی نہیں کر پانچ سات ملکر آپسمیں ایسا بندوبست کریں کہ آج تو مجھے کل تجھے؟ کیوں نہیں۔ کریں تو ایک دو نہیں پانچ چار امیدوار اس بندوبست سے بھی ہر سال پہنچ سکتے ہیں۔ پھر ایسا کیوں نہیں کرتے؟ اُنہیں سے پوچھو۔ کیوں بھائیو! کیا فرماتے ہو؟

**اخبار ہمدرد** فیض آباد لکھتا ہے کہ "مڈل پاس شدہ طلبا کی آجکل ایسی کثرت ہے جو برسات میں مینڈکوں کی تعداد سے کسیطرح کم نہیں ہے۔ اسپر طرّہ یہہ کہ ہر ایک طالبعلم مڈل پاس کرتے ہی اسبات کا خواستگار ہوتا ہے کہ فوراً ہی کوئی نوکری مل جائے حالانکہ اس سے کہ اُسے کسی بات کی قابلیت ہو یا نہ ہو مڈل پاس شدہ طلبا میں فیصدی دس ہی ایسے نکلینگے جنکو صرف اُنکے درجہ کی لیاقت ہوگی باقی تعداد تو شاید ایسی ہوگی جو اچھی طرح املا بھی نہ لکھ سکے +

**جوناگڈھ میں** ایک شخص بنام تربھون داس موتیچند بڑے مشہور ڈاکٹر ہیں۔ یہہ کٹی ہوئی ناک درست بنا دیتے ہیں۔ گذشتہ چھہ برس کے عرصہ میں اُنہوں نے سو آدمیوں کی کٹی ہوئی ناک کو درست کیا۔ اس فن میں وہ ایسے چترہیں کہ جوڑی ہوئی ناک اصلی ناک کی مانند ہوتی ہے۔ ڈاکٹر موصوف ماتھے یا گال کے اوپر کی کھال کاٹ کے نئی ناک بناتے ہیں اکثر اوقات زخم زیادہ سے زیادہ تین ہفتے کے عرصہ میں درست ہوتا اور ناک جُڑ جاتی ہے+

**جزیرہ تھیتی** کے باشندے انیسویں صدی کے شروع میں خدا کی بابت کچھ نہیں جانتے تھے پچھتر برس گذرے وہاں ایک شخص نے بپتسما پایا تھا۔ لیکن فی الحال وہاں سات لاکھ پچاس ہزار مسیحی ہیں۔ تخمینی اور آسپاس کے رہنیوالوں میں ایک سو ساٹھ مرد اور عورتیں اپنے ہموطنوں کے پاس جاکے دین حق کی تعلیم دیتے ہیں۔ کاش ہندوستان کے مسیحیوں کے دل میں بھی ایسی گرم جوشی پیدا ہو! +

**ارض روم** سے خبر آئی ہے کہ وہاں ایک یہودی گرجا کی نسبت سلطان روم کے حکام کو یہہ خفیہ خبر ملی کہ اُس گرجا میں یہودی لوگوں نے فساد برپا کرنیکی سازش سے بہت سامان گولہ بارود اور تلوار وغیرہ کا ذخیرہ جمع کیا ہے چنانچہ حکام روم نے ایک گارڈ سپاہ کا روانہ کیا کہ گرجا کی تلاشی لیں اور دریافت کریں کہ اگر سامان جنگ جمع کیا ہے تو اُسکو فوراً ضبط کریں - گرجا میں اُسوقت بہت سے یہودی نماز وغیرہ میں مصروف تھے - ترکی سپاہ کی مداخلت سے بہت لوگ جمع ہو گئے اور پُرجوش ہونے لگے حتٰی کہ ایک یہودی نے جو نماز پڑھنے آیا تھا دونالی بندوق سے افسر سپاہ ترکی کو قتل کر دیا - تب تو یہودیوں کا جم غفیر ترکی سپاہ پر ٹوٹ پڑا اور ترکی سپاہ نے بھی بندوقیں چلانی شروع کردیں - نتیجہ یہہ ہوا کہ چار یہودی اور آٹھ ترک قتل ہوئے اسکے بعد وہاں کی مسلمان رعایا نے غصہ ظاہر کیا - اور اس اظہار غضب میں انگریزی کانسل کی کوٹھی پر بھی پتھر برسائے ✚

**منجملہ** دیگر علامتوں کے یہہ بھی ہندوستان کے ادبار کی علامت ہے کہ در ہنولا پولیس امرتسر کے افسوسناک معاملہ میں دو فریق باہم مخالف بن گئے ہیں - اخبار سنگھ سبھا ۳۰ جولائی سے معلوم ہوا کہ ۲۷ جولائی کو مسلمانوں کیطرف سے ایک اشتہار جسکی پیشانی پر یہہ لکھا تھا "مسٹر واربرٹن صاحب اور اُنکی ہمدردی" شایع ہوا پھر ایک جلسہ فراہم ہوا جسمیں صاحب موصوف کے لئے اظہار ہمدردی او ر بریت کیا گیا ہندو لوگ اُسمیں شریک نہ ہوئے - اور ہندو سبھا نے بھی اسپر ۲۸ تاریخ کو ایک مخالف جلسہ کیا اور اُسمیں اُن کی سختیوں کا اظہار کیا گیا - اکثر اخبار نویس لکھا کرتے ہیں کہ ہندو و مسلمانوں کا چولی دامن کا ساتھہ ہے لیکن ایسی صورتوں سے چولی اور دامن الگ الگ ہوئے جاتے ہیں ہر دو فریق سے ضرور ایک ہمدرد اور دوسرا معاند اور اگر ایک حق پر تو دوسرا ناحق پر ہوگا - دیکھئے اس باہمی مخالفت کا کیا انجام ہوتا ہے - گورنمنٹ دونوں فرقوں کو کارروائیوں پر بنظر تعمق خیال کر رہی ہے - اور ضرور حق و ناحق میں انفصال فرمائیگی ✚

**ایک** دیسی اخبار لکھتا ہے کہ مہنت ترہتی کی رہائی کے لئے عرضی دینا حماقت تھا - وہ اس سزا کے لائق تھا اگر ایسا مشکوک شخص رہا کیا جاتا تو ہندو مذہب کے ضرر کا باعث تھا ✚

---

## مُلکوں اور شہروں کی مختصر خبریں

**آسٹریلیا** میں ایک ایسی کل ایجاد ہوئی ہے کہ جسکے ذریعہ ریلوے ٹرین کے کُل دروازے بروقت روانگی خود بخود بند ہو جایا کرینگے اور ٹھہرنے پر خود بخود دیکبارگی کھُل جائینگے ✚

**پیرس** ۱۵ جولائی کو ایک دیوانے شخص جیکب نامی نے مسٹر کارنٹ پریزیڈنٹ سلطنت جمہوریہ فرانس پر تپنچہ چلایا فوراً گرفتار کیا گیا ✚

**گریٹ برٹن** کے مسیحیوں نے غیر قوموں میں انجیلی اشاعت کے لئے سال گذشتہ میں ۲۰،۰۱۷،۳۶۵ روپیہ دیئے ✚

**اضلاع متحدہ امریکہ** میں ۳۶۰ یونیورسٹیاں ہیں جنمیں ۶۹۴۰۰ طالب العلم تحصیل علوم میں مصروف ہیں ✚

**بلگیریہ** نے نوٹس دیا ہے کہ سلطان شاہ فرڈیننڈ کو ہمارا بادشاہ تسلیم کریں ورنہ بلگیریہ آزاد ہوگا اور سلطان کو نہ مانیگا ✚

**زار روس** شاہ فرڈیننڈ کو نہیں چاہتے سلطان کیونکر منظور کرسکتے ہیں ان پیچیدگیوں سے بہت خرابیاں پیدا ہونیکا احتمال ہے ✚

**جرمنی** میں اُس معاہدہ پر غصہ بڑھتا جاتا ہے جو ممالک افریکہ کی نسبت انگلستان اور جرمنی کے درمیان واقع ہوا ہے ✚

**مقام ہمبرگ** میں ایک نفیس مکان کاغذ سے تیار کیا ہے کہتے ہیں کہ آگ اور پانی سے اُسے مشکل سے ضرر پہنچ سکتا ہے ✚

**علم طبعی** کے ذریعہ یہہ معلوم ہوا کہ جرم آفتاب ایسی جلنیوالی گیسوں سے بنا ہوا ہے کہ شعلے دو لاکھ میل کی مسافت تک پہنچ سکتے ہیں ✚

**ایک کمپنی** دو تیز رفتار جہاز تیار کر رہی ہے جو کراچی سے انگلستان تک پندرہ روز میں یا اس سے بھی کچھ کم عرصہ میں سفر طے کرینگے ✚

**فارس** میں دو مہینے کے عرصہ میں تین سو چالیس محمدیوں نے بپتسما پایا اور اس سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ وہاں انجیلی تعلیم ترقی پذیر ہے ✚

**ترکی** کے سلطان عبدالحمید صاحب شاہی دعوت میں مسیحیوں کو بھی مدعو فرماتے ہیں - یہہ پہلے سلطان ہیں جنہوں نے دسترخوان پر مسیحیوں کے ساتھ نشست اختیار کی ہے ✚

**تار برقی** کا پہلا آلہ ایس ایف بی مورس صاحب نے سنہ۱۸۳۷ء میں ایجاد کیا لیکن دنیا نے سنہ۱۸۴۴ء میں اُس سے فایدہ اُٹھایا ✚

**سوتھ امریکہ** میں دریائے پورس کے ساحل پر ایک ایسا فرقہ آباد ہے کہ مرد عورت اور لڑکوں کے کُل بدن پر سیاہ و سفید داغ ہیں - یہہ عجیب قسم کا فرقہ ہے ✚

**شہنشاہ آسٹریا** ایک اخبار امپیریل نامی کے پروپرائیٹر اور ایڈیٹر ہیں - اخبار نویسی ایک نیک کام ہے - بشرطیکہ خدا اور انسان کی خدمت کے لئے ہو ✚

**ایک یورپین لیڈی** مس مارس ڈین نامی کی نسبت سُنا گیا کہ وہ کچھہ عرصہ بعد ہندوستان میں آکر اپنی زندگی کے دنوں کو کوڑھیوں کے علاج اور خدمت میں صرف کرینگی ✚

**کوچ بہار** میں اہل اسلام کی ایک جماعت نے برہمو

مذہب کو قبول کیا ہو شاید اُنہوں نے الناس علیٰ دین ملوکہم کے مطابق عمل کیا ۔

**بارکپور** اور ایشاپور کے درمیان ۲۴ جولائی کو ایک ہندوستانی تین برس کا لڑکا مسافر گاڑی کے نیچے آگیا قدرت الٰہی سے بالکل محفوظ رہا اور گارڈ نے اُسکو اُٹھا کر بارکپور کی پولیس کے حوالے کیا ۔

**سراج الاخبار** لکھتا ہو کہ مسٹر دار برٹن کے مقدمہ کے لئے چندہ جمع ہونا شروع ہوگیا ہو اور ایک فنڈ قایم کیا گیا ہو ۔

**کلکتہ** میں جس وحشی بابو نے اپنی صغیرسن بیوی کے ساتھ وحشیانہ سلوک کیا تھا اُسکو فوجداری سشن سے ایک سال قید بامشقت کی سزا دی گئی ۔

**سالومن** یہودی کو جسنے بنک کو دھوکا دیا تھا بجرم غبن ۱۲ لاکھ آٹھ سال قید کی سزا دی گئی ۔

**مہرنمیروز** کے ایک نامہ نگار خود جہ سے لکھتے ہیں کہ وہاں دو شخص مڈل پاس شدہ بکہ بانی کرتے ہیں یہہ افغانستانی اور یہہ نتیجہ ! ۔

**بھاگلپور** میں ایک بابو صاحب کا لڑکا اپنی ہی پستول کے اتفاقیہ چل جانے سے ہلاک ہوا۔ بڑوں کو احتیاط کرنی چاہیئے کہ لڑکوں کے ہاتھ میں اِس قسم کے ہتیار نہ رہنے پاویں ۔

**کلکتہ** میں ایک شخص بگی گاڑی کے نیچے آکر کچل گیا۔ گاڑی چلانیوالے اگر احتیاط سے گاڑی دوڑائیں تو اِس قسم واردات نہ ہو ۔

**لکھنؤ** میں تھوڑا عرصہ ہوا ایک خون کی واردات ہوئی قاتل کا نام رضا حسین المعروف سید ہو۔ اسنے محلہ وزیر گنج میں اپنے رشتہ دار محمد نبی کو قتل کیا ۔

**دہلی** میں ٹریمیے کوڑے اور غلاظت لیجانے کے لئے تیار ہونیوالی تھی اُسکی پٹری بچھادی گئی اور ضروری سامان گاڑی وغیرہ آگیا ہو ۔

**سُنا گیا** کہ حضور وایسرائے ہند نے ایام قیام دہلی میں جو نومبر کے اخیر ہفتہ میں ہوگا وایسرائکل دربار بھی منعقد فرمائینگے ۔

**دریائے ڈل** میں ایک کشتی طغیانی آب و ہوا سے ڈوب گئی دو یورپین سوار تھے جنمیں سے ایک ڈوب گیا جسکی لاش چار روز بعد ایک پُل کے پاس سے نکلی ۔

**لاہور کی عدالت** فوجداری میں ایک نیٹو ڈاکٹر پر یہہ الزام قایم کیا گیا ہو کہ اُسنے بطمع نفسانی ایک شخص کو زہر کھلا دیا ۔

**جہلم** ریلوے سٹیشن پر پولیس نے ایک افغان کو ڈاک گاڑی میں بعلت ایک چوری کی بندوق کے جو اُسنے تکیہ میں چھپا رکھی تھی گرفتار کیا۔ مقدمہ چالان عدالت کیا گیا ۔

**لاہور** ریلوے سٹیشن پر ایک شخص جیب کترتا ہوا پکڑا گیا یہہ شخص پُرانا جیب کترا ہو اور دو دفعہ سزا یاب ہو چکا ہو ۔

**ضلع گورداسپور** تحصیل بٹالہ کے ایک گاؤں میں جہاں مسلمانوں کی نسبت ہندو زیادہ ہیں بانگ دینے پر باہمی فساد ہوگیا۔ فریقین میں سے دو آدمی مارے گئے ۔

**جہلم** سے خبر آئی کہ وہاں چوروں نے اسقدر سینہ زوری مچا رکھی ہو کہ لوگ تمام رات بیٹھ بیٹھ کر اپنے مال و جان کی حفاظت کرتے ہیں۔ پولیس کچھ انتظام نہیں کرتی ۔

**آفتاب پنجاب** لکھتا ہو کہ یہہ خبر بالکل غلط ہو کہ الہ آباد۔ راولپنڈی وغیرہ میں آریوں نے برہم بادی اگنی ہوتری پر نالشیں دایر کردیں ۔

**اجمیر کا اخبار** ہتہ آرتھہ پترکا ناقل ہو کہ ملک امریکہ میں فی الحال نو ہزار لیڈی ڈاکٹر ہیں۔ ہندوستان میں لیڈی ڈاکٹروں کی ضرورت روز بروز بڑھتی جاتی ہو ۔

**امریکہ** کے ۲۳۰ ڈاکٹروں اور ۸۶ پادریوں اور ۲۲۰ سکول کے سپرنٹنڈنٹوں نے عرضی کی کہ سرکار ایک قانون جاری کرے کہ اگر کوئی آدمی تنباکو کو سولہ برس سے کم عمر والے کو دیگا وہ لایق سزا ٹھہریگا ۔

# تار کی خبریں

**لنڈن** ۲۹ جولائی زنجبار میں برٹش ریذیڈنٹ کی کمیٹی ہوئی جسکے ڈبلیو ایچ سمتھ پریذیڈنٹ تھے حاضرین نے زنجبار میں ایک سکول قایم کرنے کے لئے چندہ دیا۔ اور یہہ ظاہر کیا گیا کہ سلطان نے عمارت کیواسطے جگہہ دینے کا وعدہ کیا ہوا تھا ۔

**شملہ** ۳۰ جولائی یہہ قرین قیاس ہو کہ ہزآنر لفٹنٹ گورنر پنجاب اُس وقت پٹیالہ اور دہلی کو جائینگے جبکہ حضور وایسرائے وہاں قیام پذیر ہونگے ۔

**مدراس** ۳۰ جولائی پرنس سبرامنی برادر مہاراجہ صاحب میسور ۳۲ سال کی عمر میں فوت ہوئے ۔

**بمبئی** ۳۰ جولائی چین کے پیغامات تار سے واضح ہوا کہ اِس ہفتہ پارچہ کی فروخت میں کوئی تغیر و تبدل نہیں ہوا کام مناسب طور پر ہو ۔

**دہلی** ۳۰ جولائی عید کا روز امن سے گذر گیا ہو مسٹر ڈرمنڈ کا انتظام اسقدر معقول اور کامل تھا کہ اہیں مذہبی پیشواؤں کے خرخشہ کی ہرگز گنجایش نہ تھی۔ انتظام پولیس بھی لایق اطمینان تھا ۔

**پیرس** ۳۰ جولائی سنٹ رینٹی میں ایک سخت کانی حادثہ ہوا۔ جس سے ۱۲۰ جانیں تلف ہوئیں ۔

**لنڈن** ۳۰ جولائی مکہ کی خبروں سے واضح ہوا ہو کہ وہاں بہت ہیضہ پھیل رہا ہو ۔

**سینٹ پیٹرزبرگ** ۳۰ جولائی جدید روسی قوانین سے جو یہودیوں کے مخالف ہیں پورے ایک ملین یہودیوں کا ملک سے اخراج ہوگا ۔

**بریلی** ۳۱ جولائی ہیضہ ابھی رانی کھیت میں پھیلا ہوا ہی ۔

## بقیہ رویداد جلسہ معمولی میونسپل کمیٹی لودیانہ

**نمبر ۱۵**۔ درخواست نظام الدین بدرخواست ترقی تنخواہ بوجہ تنگی گذارہ۔ **کثرت** رائے سے تجویز ہوئی کہ عصہ اضافہ کیا جاوے اور مدد محرر اور چپڑاسی کا ہر دو کام لیا جاوے صاحبان ذیل کو اس تجویز سے اتفاق نہیں۔ لالہ راجمیداس صاحب ڈاکٹر بھگوانداس صاحب۔ بابو شب سرنداس صاحب۔ سردار علی محمد خان صاحب اور حسب استدعا صاحبان موصوف انکے نام درج کئے گئے +

**نمبر ۱۶**۔ رپورٹ سب کمیٹی مقرر کردہ رزولیوشن نمبر ۳ مورخہ ۱۸ مارچ ۱۸۹۰ء نسبت درخواست سندرام نجار کہ نامبردہ کو اجازت تعمیر مکان دیدیجاوے۔ **تجویز** ہوئی کہ حسب رائے سب کمیٹی اجازت دیجاوے +

**نمبر ۱۷**۔ رپورٹ سب کمیٹی صفائی ظہری روبکار صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر مورخہ ۱۳ مارچ ۱۸۹۰ء بجوابات اعتراضات صاحب کمشنر بہادر حفظان صحت پنجاب۔ **تجویز** ہو کہ معاملہ نہایت غور طلب ہے اس لئے کسی خاص جلسہ میں پیش ہو +

**نمبر ۱۸**۔ احکام جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر نمبر ۷۵ مورخہ ۱۸ مارچ ۱۸۹۰ء نسبت سپردگی انتظام میلہ ہائے لوکل باڈی ہائے۔ **تجویز** ہوئی کہ لالہ راجمیداس صاحب۔ چودھری کندن سنگھ صاحب۔ سردار علی محمد خان صاحب مسودہ قواعد مرتب کرکے پیش کریں اور سنیر ممبر سردار صاحب ہوں +

**نمبر ۱۹**۔ رزولیوشن نمبر ۲ مورخہ ۱۸ مارچ ۱۸۹۰ء نسبت امداد مدرسہ آریہ سکول لودیانہ۔ **تجویز** ہوئی کہ اب درخواست باضابطہ کریجاوے +

**نمبر ۲۰**۔ رزولیوشن کمیٹی نمبر ۲ مورخہ ۱۸ مارچ ۱۸۹۰ء نسبت معائنہ کام شفاخانہ جو فرن صاحب ڈسٹرکٹ انجنیر کرینگے۔ اطلاع ہوئی **تجویز** ہوئی کہ اوورسیر کو اطلاع دیجاوے

**نمبر ۲۱**۔ روبکار صاحب سول سرجن مورخہ ۱۶۔ اپریل ۱۸۹۰ء بدرخواست عطار الہ ۱۲ روپیہ بعد مہیا اسا الوسہ کے جو پیشگی دیا گیا تھا کل الہ ۱۲ روپیہ قیمت ادویہ انگریزی برائے خرچ شفاخانہ کلاں وشاخ شفاخانہ۔ یہہ کاغذات ڈاکٹر بھگوانداس صاحب نے ضروری خیال کرکے پیش کئے اور کہا کہ اس بل کا روپیہ دیا جاوے بصورت نہ دینے روپیہ کے کمیٹی کو سود دینا پڑیگا حساب عقب مفصل ارسال کرونگا **لہٰذا** تجویز ہوئی کہ مبلغ الہ ۱۲ روپیہ دیا جاوے +

**نمبر ۲۲**۔ چٹھی صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر لودیانہ نمبر ۲ مورخہ ۱۶۔ اپریل ۱۸۹۰ء باستفسار اس امر کے کہ مسٹر یونانو کو عہدہ ہیڈ ماسٹری میں بجائے مسٹر اوجرز مستقل کردیا ہے یا نہیں۔ **کمیٹی** مناسب خیال کرتی ہے کہ مسٹر یونانو کو بعہدہ ہیڈ ماسٹری تا چھ ماہ قایم مقام رکھا جاوے اور جواب چٹھی کا دیا جاوے +

**نمبر ۲۳**۔ چٹھی صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر لودیانہ نمبر ۸۴ مورخہ ۲۷ مارچ ۱۸۹۰ء بدین مضمون کہ صاحب انجنیر سے ۱۰۰ روپیہ ماہوار نسبت تعمیر نالی کلاں لینا منظور فرماتے ہیں وگو شوارہ خرچ بھی دینا منظور کرتے ہیں **تجویز** ہوئی کہ مضمون چٹھی سے کمیٹی مطلع ہوئی مطابق اسکے عمل ہو جواب چٹھی کا دیا جاوے +

**نمبر ۲۴**۔ پوسٹ کارڈ نسبت خرید عمدۃ التواریخ مہاراجہ رنجیت سنگھ بقیمت عہ **تجویز** ہوئی کہ سب کمیٹی تعلیم سے رائے لیجاوے +

**نمبر ۲۵**۔ کاغذات نسبت ترقی منشی عبدالغنی ٹیچر۔ **تجویز** ہوئی کہ سب کمیٹی تعلیم سے رائے لیجاوے +

**نمبر ۲۶**۔ کاغذات نسبت تقرر ظہور الحق بجائے منشی عبدالحق جو بضلع انبالہ تبدیل ہوا ہے درخواست قمرالدین برادر پرورش خود۔ **تجویز** ہوئی کہ اول سب کمیٹی تعلیم سے رائے لیجاوے +

**نمبر ۲۷**۔ رپورٹ سید سردار علی صاحب کہ عصہ سایر خرچ جو داروغہ صفائی کو دیا جاتا ہے بجائے سیاہی و کاغذ دفتر سے دیا جاوے۔ **کثرت** رائے سے تجویز ہوئی کہ یہہ معاملہ خفیف ہے ایک مدت سے اسپر عمل ہے بدستور سابق عمل درآمد رہے کیونکہ اکثر اوقات دفتر سے اشیاء تحریر لینے میں تکلیف ہوگی +

**نمبر ۲۸**۔ رپورٹ میونسپل سکرٹری بدین مضمون کہ جو رپورٹ ہائے داروغہ صفائی نسبت غفلت کسی ماتحت اپنے کے بخدمت ممبر صاحبان حلقہ ہائے بھیجا کرے انمیں سے ہر ایک کی ایک نقل اطلاع اور کارروائی مناسب کے لئے بخدمت صاحب پریزیڈنٹ بہادر بھیجا کرے تاکہ بصورت توقف ممبر صاحبان کو یاددہانی دیجایا کرے اسمیں عملہ صفائی کی بہت اصلاح ہو جائیگی۔ **تجویز** ہوئی کہ جو ایسی رپورٹ ہو ایک پرت انکی بخدمت صاحب پریزیڈنٹ بہادر اور دوسری پرت بخدمت ممبر صاحب حلقہ بھیجی جایا کرے جو پرت بخدمت صاحب پریزیڈنٹ آوے اسپر لکھا جایا کرے وقت آنے رپورٹ ممبر صاحب حلقہ کے پیش ہو۔ بصورت توقف کے ممبر صاحب حلقہ کو یاددہانی کیجاوے ہر دو رپورٹ ممبر صاحب حلقہ و داروغہ صفائی یکجائی پیش ہوا کرے +

**نمبر ۲۹**۔ کاغذات بابت خرید دوائی ہیضہ۔ **تجویز** ہوئی کہ سپرد سب کمیٹی شفاخانہ کے ہو +

---

## رویداد جلسہ ملتوی شدہ میونسپل کمیٹی لودیانہ

باجلاس شاہزادہ محمد نادر صاحب سی۔ آئی۔ ای پریزیڈنٹ میر مجلس۔ خواجہ احسن شاہ صاحب۔ لالہ راجمیداس صاحب۔ بابو شب سرنداس صاحب۔ سید سردار علی صاحب مسٹر ایم وائیل صاحب۔ منشی وجیہ الدین صاحب۔ سید غلام محمد صاحب۔ لالہ گوپی مل صاحب۔

منعقدہ۔ ۲۹ مارچ ۱۸۹۰ء

**نمبر ۱**۔ چٹھی صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر لودیانہ نمبر ۶۱۵ مورخہ ۲۲۔ مارچ ۱۸۹۰ء بدین مضمون موصول سررشتہ ہوکر کمیٹی میں پیش ہوئی کہ صاحب ڈائرکٹر بہادر ضمیمہ تعلیم کمیٹی سے دربارہ معزولی مسٹر اوجرز بالکل متفق الرائے

ہی وہ یہ ہیں مضمون کہ اب کمیٹی اپنے اُس رزولیوشن کو جو دربارہ تجویز معزولی مسٹر اوجرز ہی عمل میں لاسکتی ہی اور اب یہہ تجویز بھی سوچیں کہ روپیہ و جائداد مدرسہ جو اُنکے ذمہ ہی وہ کسطرح وصول ہو سکتا ہی۔ حسب ذیل تجویز ہوئی کہ (۱) رزولیوشن کمیٹی نمبر ۱ مورخہ یکم مارچ ۱۸۹۰ء کو جو دربارہ معزولی مسٹر اوجرز ہی آج سے عمل میں لایا جاوے جیسا کہ صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر نے اپنی چٹھی میں جواب کمیٹی کے اوپر یہہ مشورہ دیا ہی۔ اور مسٹر اوجرز کو کمیٹی کے فیصلہ سے مطلع کیا جاوے۔ (۲) اسکو بحساب ۵۰ ماہوار کہ جو اسکی دو صد تنخواہ کا ربع ہی یکم دسمبر ۱۸۸۹ء سے ۲۸ مارچ ۱۸۹۰ء تک جو مبلغ [illegible] ہوتا ہی اسمیں سے [illegible] پہلے لے چکا ہی وہ وضع کرنے پر جو مالو [illegible] واجب نکلتے ہیں وہ اُن [illegible] کی وجہہ میں جمع کئے جاویں جو اُس سے لئے ہیں اور ایسا کرنے میں سب سے پہلے لڑکوں کے وظیفہ ادا کئے جاویں جو مسٹر اوجرز نے باوجود وصول ہونیکے طلباء کو نہیں دیئے (۳) جائداد متعلقہ مدرسہ جو مسٹر اوجرز کے قبضہ میں ہی وصول کیجاوے۔ (۴) جو مبلغ ما لہ ۔ ابتک باقی ہیں اُنکے بارہ میں مسٹر اوجرز کو نوٹس دیا جاوے کہ روپیہ فوراً ادا کرے اور یہہ بھی لکھا جاوے اگر قاصر رہا تو وصولیت روپیہ کے بارہ میں طریق قانونی اختیار کیا جائیگا ॥

---

## ضرورت

لیڈی سینڈیمن گرلس سکول کوئٹہ بلوچستان کے لئے ایک اسسٹنٹ معلمہ کی ضرورت ہی جو اُردو اور ہندی یا گورمکھی پرائمری جماعتوں کو پڑھا سکے۔ تنخواہ ۲۰ روپیہ ماہوار۔ مکان برائے رہایش اور کرایہ کوئٹہ تک دیا جاویگا۔ درخواستیں معہ اسناد بنام جیعت رائے سکرٹری ۱۵- اگست تک آنی چاہئیں ॥

**المشتہر** جیعت رائے سکرٹری۔

## ضرورت

ملتان مشن ہائی سکول کے لئے ایک جونیر انگلو ورنیکولر اُستاد کی ضرورت ہی تنخواہ فرسٹ گریڈ کے لئے صعہ اور سیکنڈ گریڈ کیلئے عہ ہوگی ترقی کام دیکھنے پر ملیگی درخواستیں بہت جلد سپرنٹنڈنٹ کے پاس آنی چاہئیں ॥

**المشتہر**

ولیم کیمپ چند سپرنٹنڈنٹ ملتان مشن سکول

---

## اخبار عام لاہور کا اشتہار

اخبار عام بیس سال سے جاری ہی۔ آج کل ہفتہ میں تین بار چھپتا ہی۔ سالانہ قیمت معہ محصولڈاک مبلغ ۶ (چھہ روپے) ہی اور بلامحصولڈاک مبلغ ۳ (تین روپے) یکم اکتوبر ۱۸۹۰ء سے اسکے انتظام میں ترقی ہوگی۔ ایک ”روزانہ اخبار عام“ شایع ہوگا۔ اُسکی سالانہ قیمت معہ محصولڈاک (عـہ ۱۲) ہوگی۔ بلامحصولڈاک (عـہ) ایک ”ہفتہ وار اخبار عام“ ہوگا۔ جسمیں کل ہفتہ کے پرچوں کے تمام مضامین اور خبریں درج ہونگی اُسکی سالانہ قیمت معہ محصولڈاک (عـہ) ہوگی۔ بلامحصول (للعہ) ॥

یہہ اشتہار اِس غرض سے دیا جاتا ہی کہ آج کل اخبار عام کا نمونہ دیکھنے کا جس صاحب کو شوق ہو وہ اطلاع دیں تو بلاقیمت ایک پرچہ روانہ ہوگا۔ اور آئندہ جس صاحب کو ”ہفتہ وار اخبار عام“ یا ”روزانہ اخبار عام“ میں سے جسکی خریداری کا منشا ہو اِس سے مطلع فرماویں کہ اُنکا نام اسی رجسٹر خریداران میں درج کیا جاوے ॥

راقم

مہتمم اخبار عام۔ لاہور

---

# لودیانہ

**عید الضحیٰ** بخیریت گذری۔ میونسپل کمیٹی اور پولیس کا انتظام قابل تعریف تھا ॥

**بوئینر بورڈنگ** مشن سکول ۴- اگست ۱۸۹۰ء سے بتقریب معمولی سالیانہ تعطیل بند ہو کر بعد دو ماہ کھلیگا ॥

**اُز بنگید اس** گو کہ مشہور خونی مجرم جو یہاں کے جیلخانہ میں بحفاظت تمام مقید ہی اُسکی نسبت سشن جج سے حکم پھانسی صادر ہوا ہی مگر سنا ہی مجرم کی طرف سے اپیل کی تجویز ہی۔ دیکھئے اپیل سے حکم سشن جج کی بحالی یا منسوخی ظہور میں آوے۔ جیسا ہوگا معلوم ہونے پر درج کیا جائیگا ॥

**بارش** متواتر ہو رہی ہی۔ مکانات خام و بوسیدہ میں رہنیوالے شب و روز مخوف و متردد رہتے ہیں۔ ۲ ماہ حال کو بہ محلہ اقبال گنج ایک چھپر میں جو ایک دیوار کہنہ کے نیچے تھا دیوار کے گرجانے سے دو جورو خصم قوم چھیمبہ معہ ایک خورد سال لڑکے اور ایک جوان لڑکی کے دب گئے۔ حلقہ کے ہونہار نوجوان شہزادہ محمد ناصر الدین سارجنٹ نے بمجرد اطلاع پانی معہ گارڈ موقع واردات پر پہنچکر دبے ہوؤں کو نکالنے اور اپنے ہاتھوں سے انبار خشت و گل کو ہٹانے میں بڑی جد و جہد کی۔ عورت مُردہ نکالی گئی اور مرد اور بچہ اور لڑکی زندہ لیکن جا بجا مضروب نکلے اور فوراً شفاخانہ میں پہنچائے گئے۔ گارڈ اور پولیس سارجنٹ کی کوشش و ہمت سے یہہ تین جانیں بچ گئیں اگرچہ تغافل و تساہل وقوع میں آتا تو تھوڑی دیر میں ضایع ہو جاتیں۔ ایسی ناگہانی موت دیکھنے اور سُننے سے لازم ہی کہ انسان ہر وقت موت کے لئے تیار رہے کیونکہ وہ وقت کسیکو معلوم نہیں رہتا۔ مبارک وہ آدمی جو اپنے آسمانی باپ کی بُلاہٹ پر تیار پایا جاوے ॥

**رپورٹ** پیدایش و اموات ہفتہ حال میں یہہ ہی پیدایش ۳۰- اموات ۲۲- صحت اچھی ہی ॥

واسطے پادری ای پی نیوٹن صاحب کے امریکن مشن پریس لودیانہ میں مسٹر ایم وائلی صاحب منیجر کے اہتمام سے چھپا ॥